

قیمت سالانہ ے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر ۴۶	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۱۵ نومبر ۱۹۱۸ء	جلد ۴۶

گلدستۂ اخبار

بڑی خوشی کی خبر ہے کہ جرمن ہمارے سرکار دولتمدار سے مطیع ہوگیا ہے۔

شکر اور خوشی کا مقام ہے کہ چار سال سے زیادہ کا عالمگیر جنگ اب ختم ہوگیا ہے۔

انفلوئنزا کا زور اب بہت مقامات پر گھٹ گیا ہے۔ مگر بعض مقامات میں ابھی اس کا زور ہے۔

جرمن قیصر اور اس کے ولی عہد نے تخت چھوڑ دیا

جرمن میں سوشیل جمہوری سلطنت قائم ہوگئی ہے

پولنڈ میں بھی جمہوری سلطنت قائم ہوگئی ہے۔

التوائے جنگ کی ایک شرط یہ ہے کہ ۱۴ ایوم کے عرصہ میں جرمن اپنے تمام مفتوحہ ممالک میں وہاں کے باشندوں کو از سر نو واپس بسا دے۔

لندن میں بھرتی بند کردی گئی ہے اس امر کا اعلان وہاں ہو چکا ہے۔

شاہ جرمن اور اس کی بیٹیاں اور شہزادہ روپرخت کسی نامعلوم مقام کو چلے گئے ہیں۔

بمبئی احاطہ میں کپڑے کا نرخ بہت کم ہو رہا ہے

سائیکل کراس فنڈ میں ۲۹ سے ۳۱ اکتوبر تک ۲۵۰۸۱۲۹ روپیہ ۸ ر ۹ پائی چندہ آیا۔

بٹالہ کے پادری آر۔ فوربس جونس صاحب نے بٹالہ [illegible] کی پریذیڈنسی سے استعفٰے دیدیا ہے۔

پادری صاحب موصوف کی جگہ بینڈٹ گری کشن تحصیلدار پریزیڈنٹ مقرر ہوئے ہیں۔

مدراس میں ۲ تاریخ کو رات کو بارش اور رعد و برق کے ساتھ ایک بڑا بھاری طوفان آیا ہوا مدراس میں اس طوفان سے بہت سے بڑے بڑے درخت اور عمارتیں گر پڑیں۔

ہفتہ مختتمہ ۲ نومبر میں پنجاب کے ضلع منٹگمری میں طاعون سے ۷ وارداتیں اور ۱۰ اموات ہوئیں راولپنڈی میں دو وارداتیں اور کانگڑہ میں ایک ہوئی

کلکتہ کے پوسٹ ماسٹر جنرل نے اعلان کیا ہے کہ مدراس اور کولمبو کے ساتھ تار برقی کا سلسلہ بالکل بند ہے۔

ہفتہ مختتمہ ۲۶ اکتوبر میں کل پنجاب میں انفلوئنزا سے ۸۵۲۲ موتیں ہوئیں۔

ہفتہ مذکورہ بالا سے ماقبل کے ہفتہ میں ۲۷،۴۱ موتیں ہوئی تھیں۔ مرض ترقی پر ہے۔

ہفتہ مختتمہ ۲۶ اکتوبر میں کل پیدائش پنجاب میں ۱۵۲۶ ہوئیں۔

گذشتہ ہفتہ بمبئی میں ۲۳۰ وارداتیں اور ۱۶۴ اموات ہیضہ سے وقوع میں آئیں۔

مشہور ہو رہا ہے کہ صلح کی کانفرنس میں

تار برقیات

لنڈن ۱۱ نومبر ہیگ ۔ گورنمنٹ کا بیان ہے کہ وہ لیگ آف نیشنز کی قائم کے سلسلہ میں اتفاقی بحث مباحثہ میں بڑی خوشی سے شریک ہوگی مگر گورنمنٹ یہ نہیں چاہتی کہ اپنے ملک میں یا نوآبادیات میں سلطنت کی سوشیالزم کے طریق پر چلے

لنڈن ۱۲ نومبر ۔ ڈوارمسٹڈ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ ہیسے میں جمہوریت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۱ نومبر صبح کے وقت قیصر اسپیشل ٹرین میں ایسڈن سٹیشن پر جو لیج اور ماسٹرچ کے درمیان ہے پہنچ گیا وہ ایک دوسری اسپیشل ٹرین کی انتظاری میں ہے جو اسکو ایک ایسے مقام پر لیجائے ۔ جس کا نام ابھی تک معلوم نہیں ہے۔

لنڈن ۱۱ نومبر کوپن ہیگن ۔ برلن کی ایک خبر میں مشتہر کیا گیا ہے ۔ کہ قیصر معہ دس ہمراہیوں کے آمرنجن میں کاونٹ بنٹنگ کے محل میں مقیم ہے۔

لنڈن ۱۱ نومبر ۔ اخبار ڈیلی میل کو معلوم ہوا ہے کہ قیصر ساڑھے سات بجے صبح کے آئیڈن میں پہنچ گیا ۔ اس وقت وہ وردی پہنے ہوئے تھا ۔ اس کے ساتھ ولی عہد اور مارشل فان ہنڈنبرگ اور عموماً جرمن سٹاف تھا ۔ قیصر ریل پر سے اتر کر پلیٹ فارم پر ٹہلنے میں سگرٹ دبائے ٹہل رہا اور اپنے سٹاف سے باتیں کر رہا تھا ۔ اس کے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ اس کو کسی قسم کی بیقراری نہ تھی ۔ اس کو لینے کے لئے بہت تھوڑے سے آدمی پلیٹ فارم پر تھے ۔ دس بجے [illegible]

پر شاہی جھنڈے اڑ رہے تھے جن پر چیل کی شکل بنی ہوئی تھی ۔ یہ سب قیصر کے ساتھ تھے۔

لنڈن ۱۱ نومبر ۔ لنڈن میں جو آنے والی فتح کے اعلان کی انتظاری میں بے قرار تھے ۔ جب قیصر کے تخت چھوڑ دینے کی خبر مشتہر ہوئی تو وہاں کے باشندوں نے اس خبر کو قدرے بے پرواہی سے سنا ۔ مگر ہوہنزولرن کے زوال اور ان کے باشندوں کو فرار ہو جانے کی خبر اخبار کا خاص مضمون ہے ۔ جرمنوں کی شکست کو زرکسیز اور دارا کے زوال سے مشابہ کیا جاتا ہے ۔ ما بہا نظارہ دنیا میں کبھی دیکھنے میں نہیں آیا ۔ اخباروں کے کالموں میں قیصر کے کفر آمیز اور تکبر سے پر فقرات شایع کئے جاتے ہیں ۔ اور یہ امید ظاہر کیجاتی ہے ۔ کہ شاہی مجرم بے سزا پائے کبھی نہ چھوٹے گا ۔ یہ امر یقینی تصور کیا جاتا ہے ۔ کہ قیصر ہمیشہ کے لئے اب جاتا رہا ۔ مگر یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ اگر جرمن لوگ اس کے غائب ہو جانے کے سبب سے اپنے جرایم کی سزا پانے سے بچ گئے تو قیصر کی حالت میں رجعت کا خطرہ بھی ہو

دیگر جرمن تاجداروں کا زوال

لنڈن ۱۱ نومبر ایمسٹرڈم ۔ میونچ کا ایک مختصر تار مظہر ہے کہ بدھ کے سہ پہر کو بادشاہ اور اس کی بیٹیاں جب اپنے دستور کے موافق ہوا خوری کر رہی تھیں ۔ جونہی کہ وہ گھر کے نزدیک پہنچیں سوویتوں کا ایک جلوس محل کے پاس پہنچا جو فوجی سپاہی محل کے پاس پہرہ دے رہے تھے وہ سوویتوں کے ساتھ مل گئے ۔ اس کے بعد محل کی حفاظت کے لئے ایک جگہ بنایا گیا ۔ رات کے وقت بادشاہ اور اس کی بیٹیاں اور شہزادہ روپریخٹ ایک موٹر میں سوار ہو کر ایک نامعلوم جگہ کو چلے گئے۔

لنڈن ۱۰ نومبر برلن کی ایک سرکاری خبر ہے ۔ کہ سکسنی کا بادشاہ بھی تخت سے اتار دیا گیا ہے۔

کے ساتھ جنگ کرتے رہے ۔ منجملہ یہ سبق نکلا کہ سپین بھی جرمن جیسے ۔ بلکہ اس سے بھی کہیں بڑھ چڑھ کر شدید اور حیلہ باز اور دانا دشمن کے ساتھ میدان کارزار میں ہمیں بھی جا پہنچے کہ حق پر ڈٹے رہیں روحانی آزادی کے لئے برابر شیطان سے جنگ کرتے رہیں ۔ صبر اور استقلال اور خدا پر بھروسہ کے ساتھ لڑتے رہیں ۔ چھوٹوں اور بے کسوں کی حمایت ہر طرح سے کرتے رہیں ۔ آخر میں مسٹر ڈکنسن نے تقریر کی ۔ عبادت کے اختتام پر بادشاہ کی فتح کا گیت گایا گیا ۔ اور برکت کے ساتھ عبادت ختم ہوئی ۔ ہماری دعا ہے کہ خدا ہماری سرکار کا ستارہ اقبال ہمیشہ بلند و تاباں رکھے اور اس کی سلطنت کو تا ابد پائیداری اور وسعت اور اقبالمندی عطا فرمائے۔

لنڈن ۱۱ نومبر کوپن ہیگن ۔ ہیمبرگ کی ایک خبر سے معلوم ہوا ہے کہ اولڈنبرگ کا گرانڈ ڈیوک تخت سے اتار دیا گیا ہے۔

لنڈن میں فتح کی خوشیاں

لنڈن ۱۲ نومبر التوائے جنگ کے عہد نامہ پر دستخط کئے جانے کی خبر لنڈن میں سرکاری طور پر ۱۰ بجکر ۵ منٹ پر اعلان کی گئی ۔ اگرچہ ایک غیر سرکاری افواہ اس سے چند منٹ پہلے پھیل گئی ۔ یہ خبر بالکل آگ کی مثل آن کی آن میں سب جگہ پھیل گئی ۔ اور جوش و خروش کے غیر معمولی نظارے دکھائی دینے لگ پڑے ۔ ان نظاروں میں نہ صرف خوشی کے جوش بھرے ہوئے نظر آتے تھے ۔ بلکہ شکر گذاری کی بھی بڑی جھلک نظر پڑتی تھی ۔ عوام خوشی کے مارے پھولے نہ سماتے تھے ۔ گھنٹے بجنے اور پٹاخے چلنے لگ پڑے ۔



ایڈیٹوریل نوٹس

ابراہیم کی سوانحعمری تالمود کے بیان کے مطابق

(۳)

تب ابراہیم یہ دیکھ کر زور سے چلا اُٹھا ۔ افسوس میرے والد پر اور اس کی پشت پر ۔ افسوس اُن پر جو بطلان کی جانب اپنے دلوں کو مائل کرتے اور ان بے حس و حرکت بتوں کی پوجا کرتے ہیں جن میں سونگھنے یا کھانے یا دیکھنے یا سننے کی طاقت نہیں ہے ۔ وہ منہ تو رکھتے ہیں پر آواز نہیں نکال سکتے ۔ اُن کی آنکھیں ہیں پر اُن میں دیکھنے کی طاقت نہیں ۔ اُن کے کان ہیں جو سن نہیں سکتے ۔ ہاتھ ہیں جو ہل نہیں سکتے ۔ اور پاؤں ہیں جو چل نہیں سکتے ۔ جیسے یہ بے حس ہیں ویسے ہی وہ لوگ جنہوں نے اُن کو بنایا ۔ اور علاوہ ازیں وہ سب لوگ ہیں جو ان پر بھروسہ رکھتے اور اُن کے آگے سجدہ کرتے ہیں ۔ یہ کہکر ابراہیم نے ایک لوہے کا اوزار پکڑا اور سوائے ایک بت کے تمام بتوں کو توڑ ڈالا اور برباد کر دیا ۔ اور جس اوزار سے اس نے بتوں کو توڑ ڈالا تھا وہی اس ایک بت کے ہاتھ پکڑا دیا جس کو اس نے بچا رکھا تھا ۔

اس مار دھاڑ کا شور ابراہیم کے والد تارح کے کانوں تک پہنچ گیا اور وہ سرعت کے ساتھ اُس کمرے میں جا پہنچا اور کیا دیکھتا ہے کہ بت ٹوٹے پڑے ہیں اور جو کھانا ابراہیم نے ان بتوں کے لئے تیار کیا تھا ۔ وہ اُن کے آگے پڑا ہوا ہے ۔ غیظ و غضب سے بھر کر تارح نے اپنے بیٹے کو آواز دی اور کہا تو نے میرے بتوں کے ساتھ کیا کیا ؟ اور ابراہیم نے جواب دیا میں اُن کے لئے لذیذ خوراک لایا تھا ۔ لیکن یہ سب کے سب ایک ہی ساتھ اس کھانے پر پل پڑے مگر یہ سب سے بڑا بت جوں کا توں کھڑا رہا اور اس نے اِن تمام بتوں کی اس حرکت اور حرص سے بیقرار ہو کر یہ لوہے کا اوزار پکڑ لیا جو آپ اس کے ہاتھ میں دیکھتے ہیں ۔ اور اُن سب کو ہلاک کر دیا ۔ تارح نے غصہ سے بھر کر جواب دیا تیری یہ ساری باتیں جھوٹی ہیں ۔ کیا ان مورتوں میں زندگی کا سانس ہے کہ وہ حرکت اور کام کر سکیں جیسا کہ تو نے کہا ہے ۔ کیا میں نے انکو اپنے ہی ہاتھوں سے بنایا اور آراستہ نہیں کیا ؟ پس بڑے بت نے کس طرح سے چھوٹے بتوں کو ہلاک کر دیا ؟ ۔

ابراہیم نے جواب دیا پس آپ کیوں بے حس و حرکت اور بے طاقت دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں ۔ یہ دیوتا آپ کی ضرورت کے وقت نہ تو مدد کر سکتے ہیں ۔ اور نہ ہی آپ کی مناجات اور دعائیں سن سکتے ہیں ۔ آپ اور جو لوگ آپ کے ساتھ ان پتھروں اور لکڑیوں کے بتوں کی پرستش کرتے ہیں ۔ یہ بہت برا ہے ۔ اور آپ سب اُس خداوند خدا کو فراموش کر بیٹھے ہیں جس نے آسمان اور زمین اور سب کچھ جو اس میں ہے بنایا ہے ۔ آپ اپنی روحوں پر وہی گناہ لاتے ہیں جن گناہوں کے سبب ہمارے بزرگ طوفان کے پانی سے ہلاک کر دئیے گئے تھے ۔ اے باپ ایسے دیوتاؤں کی پرستش سے باز آ ۔ ایسا نہ ہو ۔ تیری روح اور تیرے تمام خاندان کی روحوں پر بلا آ پڑے ۔

معاونین کرام قلمی امداد سے فراموش نہ کیجئے ۔

روحانی زندگی کی نبض

[illegible]

ناظرین کرام اس بات سے ناواقف نہیں ہیں کہ اطبا اپنے مریضوں کے امراض کے اندرونی حالات کی تشخیص عموماً نبض دیکھ کر معلوم کیا کرتے ہیں ۔ اسی طرح روحانی زندگی کی شناخت کے لئے بھی ایک خاص ذریعہ مقرر ہے جو خداوند مسیح نے مقرر کر دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے ۔ جو مجھے اے خداوند اے خداوند کہتے ہیں ۔ اُن میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہت میں داخل نہ ہوگا ۔ مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے ۔ اگر آپس میں محبت رکھو گے تو اس سے سب جانیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو ۔

آسمانی باپ کی مرضی پر چلنا یہی ہے کہ جسکو اس نے بھیجا ہے اُس پر ایمان لایا جائے یعنی مسیح پر ۔ اور خداوند مسیح کا حکم ہے کہ آپس میں محبت رکھو ۔ پس جو شخص ایسا کرتا ہے اُس کا ایمان اور محبت میں سے کہ ایمان قائم رہتا ہے وہ نبض ہے جس سے اُس شخص کی روحانی صحت اور طاقت کی شناخت حاصل ہوتی ہے ۔ اور اسی نبض کی برعکس حرکت سے روحانی زندگی میں بگاڑ ہونا معلوم ہو جاتا ہے ۔ ممکن ہے کہ کلیسیا میں ایسے مسیحی ہوں ۔ جو زبان سے بڑی سنجیدگی کے ساتھ خداوند کہتے ہوں عام مسیحی عبادتوں اور خاص بیداری کے جلسوں میں جایا کرتے ہوں ۔ ظاہری طور پر کلام پڑھتے اور دعا بھی مانگتے ہوں ۔ مگر آپس میں محبت نہ رکھتے ہوں ۔ اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر بڑوں سے ملتے جلتے اور اچھا برتاؤ رکھتے ہوں ۔ مگر دوسروں کو چھوٹا اور حقیر سمجھ کر اور اُن سے ملنے جلنے اور اُن کی خدمت و ہمدردی کرنے کو اپنی کسر شان سمجھ کر اُن سے بالکل الگ تھلگ رہتے ہوں ۔ اُن کو زیر رکھنے میں ہمیشہ [illegible]

کرتے ہیں تو ایسے شخصوں کی یہ نبض تباہ ہو گی کہ ان کا روحانی زندگی میں نشتر ہے۔ روحانی زندگی بعض کی اس حرکت کے متعلق خداوند مسیح نے فرمایا ہے کہ "..... میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ چونکہ تم نے میرے ان سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی ایک کے ساتھ یہ کیا اس لئے میرے ہی ساتھ کیا ..... میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ چونکہ تم نے ان سب سے چھوٹوں میں سے کسی ایک کے ساتھ یہ نہ کیا اس لئے میرے ساتھ نہ کیا۔ اور یہ ہمیشہ کی سزا پائیں گے۔ مگر راستباز ہمیشہ کی زندگی"

جرمن کی درخواست التوائے جنگ کیلئے

آج چونکہ جرمن نے برطانیہ عظمیٰ اور اس کے اتحادیوں کی اطاعت قبول کر لی ہے۔ اس کے متعلق پیشتر کے ہم نے یہ اعلان کرنا چاہا کہ کچھ خبریں ہمیں معلوم ہو تو بھی ہماری واقفیت ہیں [illegible] بیجا کی غرض سے ان کا مختصر ذکر کر دینا بے سبب معلوم ہوتا۔

فیلڈ جرمن نے اس جنگ سے تنگ آ کر اور اپنے ملک کے فوجی اور غیر فوجی باشندوں کے تقاضوں سے مجبور ہو کر دینے کی وجہ سے خود اور اُس کے ولی عہد نے تخت چھوڑ دیا۔ اور جرمنی کی طرف سے پانچ ایلچی اتحادیوں کے پاس بھیجے جانے تاکہ وہ ان سے التوائے جنگ کے لئے درخواست کریں۔ یہ تجویز جرمن کی منظور ہوئی۔ اب اتحادیوں کی جانب سے یہ ہدایت ہوئی کہ وہ ایلچی اتحادیوں کے سپہ سالار مارشل فاش سے ملیں اور ان سے اپنی درخواست کا جواب لیں۔ ۷ نومبر کی خبر ہے کہ مارشل فاش نے جرمن ہائی کمانڈ کو ذیل کا پیغام بھیجا کہ اگر جرمنی کے باختیار حکام مارشل فاش سے ملنا چاہتے ہیں تاکہ وہ التوائے جنگ کی درخواست کریں تو لازم ہے کہ وہ چیمے۔ فارمیز۔ لا کاپیل گائز سڑک سے ہو کر فرانسیسی سرحدی چوکیوں پر آئیں۔ وہاں پر انکو حکم دیا جائے گا کہ ان کو ملاقات کے مقام پر چلا اور ان کو اتارا جائیگا۔ چنانچہ ۷ تاریخ کی رات کو ہر اوز برجر جو ایلچیوں کا گروہ ہے اور دیگر ایلچی فرانسیسی لائنوں کے اندر پہنچ گئے اور دریائے آئین پر ایک مکان میں لائے گئے۔ جہاں ۸ تاریخ کو صبح کے چھ بجے مارشل فاش سے ان کی ملاقات ہوئی۔ اس وقت مارشل موصوف کے ساتھ اُس کا چیف شاف یعنی جنرل ویگنڈ اور ایڈمیرل ومیس بھی تھے۔

لندن کے اخبارات اس ملاقات کی بابت بیان کرتے ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ملاقات مقام سنلس کے نزدیک ایک محل میں ہوئی۔ ہر اوز برجر نے فرانسیسی زبان میں تقریر کرتے ہوئے اپنی غرض کے آنیکا مدعا بیان کیا۔ بعد ازاں مارشل فاش نے التوائے جنگ کی شرائط بآواز بلند صفائی کے ساتھ پڑھ کر سنا دیں جرمن ایلچی ان شرائط کو اچھی طرح سن کر مستعد ہو گئے مگر جب انہوں نے ان شرائط کی تشریح و توضیح سنی تو انکو پہلی مرتبہ معلوم ہو گیا کہ جرمن نے کہاں تک شکست کھائی ہے۔ جب ایلچی بعض شرائط کی مشکلات پر بحث کر چکے تو ہر اوز برجر نے درخواست کی کہ انسانیت کے فوائد کو مد نظر رکھ کر ہمارے جنگ کے فوری التوا کا حکم صادر فرمایا جائے۔ مگر مارشل فاش نے جواب دیا کہ جب تک التوائے جنگ پر دستخط نہ ہو جائے تب تک التوائے جنگ نہیں ہو سکتا۔

۸ نومبر جمعہ کی صبح کو جرمن ایلچیوں کو التوائے جنگ کی شرائط دے دی گئیں۔ اور یہ مطالبہ کیا گیا کہ ۷۲ گھنٹوں کے اندر ان شرائط میں اس کا جواب دے دیا جائے۔ جنگ سوموار کے روز ۱۱ بجے دن کو ختم ہو جائے گی۔ ایک جرمن قاصد التوائے جنگ کی شرائط کے متن کو لیکر مقام سپا کو بھیجا گیا۔ کیونکہ دیگر وسائل اس پیغام رسانی کے لیے غیر ممکن تھے۔ اس وفد کے سرگروہ ہر آرز برجر نے یہ ساری خبر جرمن کو بھیجتے ہوئے اس سے یہ درخواست کی کہ اس پیغام کی رسید بھیج دیجائے۔ اور اپنی تازہ ترین ہدایات دے کر اس قاصد کو حتی الوسع بہت جلد واپس بھیجا جائے۔ ۱۱ نومبر لندن کی خبر ہے کہ وزیر اعظم نے اعلان کر دیا ہے کہ وہ بجے شام کو التوائے جنگ پر دستخط ہو گئے۔ اور آج صبح ۱۱ نومبر سے تمام محاذات پر جنگ بند ہیں

اس موقعہ پر خوشیاں

اس سعید موقعہ پر اس خبر کے سنتے ہی ہندوستان کے تمام شہروں میں نہایت خوشیاں ہونے لگیں۔ لوگوں نے خدا کا شکر کیا اور اُس کی تعریف کی کہ اس نے دنیا کو اس بلا سے رہائی دی اور ظالم کو نیچا دکھایا اور حق پسند اور آزادی پسند برطانیہ اور اُس کے اتحادیوں کو سرفراز کیا۔

یہاں لودیانہ میں اس خبر کے پاتے ہی زنانہ میڈیکل کالج میں ٹن ٹن گھنٹے بجنے لگے۔ ڈاکٹر مس والس صاحبہ تمام مشن احاطہ میں گھنٹی بجاتی اور یہ خوشخبری دیتی ہوئی پھر رہی تھیں کہ آج سے جنگ بالکل بند ہے۔ شام کو چار بجے کے قریب پرنسپل کمیٹی کے احاطہ میں ہمارے [illegible] ڈپٹی کمشنر صاحب کی زیر صدارت ایک شاندار جلسہ ہوا۔ کیپٹن گھر کے [illegible] سیاہ [illegible] اور دریاں بچھائی گئیں۔ خاص خاص صاحبان اپنے اپنے درجہ پر رونق افروز ہوئے۔ امریکن مشن کے مشنری صاحبان معہ [illegible] میم صاحبات [illegible] وائس پریذیڈنٹ صاحب کے عقب میں جلوہ افروز تھے۔ ان سب کے آگے صدر مجلس





جناب ڈپٹی کمشنر صاحب اور ان کے ساتھ آنریبل سردار بہادر گجن سنگھ کرسی نشین تھے۔ میر مجلس صاحب کی مختصر سی افتتاحیہ تقریر کے بعد یکے بعد دیگرے علی الترتیب ستره منتخب صاحبان کے مختصر درس ہوئے اور اردو نظمیں پڑھی گئیں۔ متفرق رزولیوشن پاس ہوئے برطانیہ کا قومی گیت سی۔ پی۔ ایل سکول کے بینڈ نے بڑی خوش الحانی کے ساتھ گایا۔ بعد کو شہری صاحبان اور شہری لیڈی صاحبات اور بعض سرکاری افسروں کی چاء پانی سے خاطر تواضع کیگئی۔ تماشے ہوئے آتشبازیاں چلیں۔ کمیٹی گھر کے اوپر بڑی دلربا دیپ مالا ہوئی۔ اور سب خوشی خوشی اپنے گھروں کو سدہارے۔ شہر میں بھی خصوصاً چوڑے بازار میں دیپ مالا ہوئی۔

جرمن کی آئندہ سلطنت کی صورت

قیصر جرمن اور اس کا ولیعہد اپنے تخت سے علیحدہ ہو گئے ہیں اور جرمن گورنمنٹ نے نئی صورت اختیار کر لی ہے اور وہ صورت سوشیل ریپبلک کے نام سے نامزد ہے۔ چنانچہ ۱۰ نومبر کا ایک تار کوپن ہیگن سے براہ لندن موصول ہوا ہے۔ وہ مظہر ہے کہ برلن کا ایک تار پیغام مخبر ہے کہ جرمن کے اہل حرفت اور فوجی سپاہیوں نے ایک عام ہڑتال کا اعلان کر دیا ہے۔ اور اس اعلان کے آخر میں مسطور ہے کہ "لانگ لو سوشیل ریپبلک" یعنی تمدنی جمہوریت کی عمر دراز ہو۔ یہ بھی خبر ہے کہ اس نئی گورنمنٹ میں غیر سوشلسٹ پارٹیوں کے تین نمائندے شامل ہیں۔

---

۶ نومبر کی رات کو مدراس میں بڑی سخت بارش ہوئی۔

التوائے جنگ کی شرائط

حال ہی میں ہاؤس آف کامنز کے درمیان وزیر اعظم مسٹر لائڈ جارج نے التوائے جنگ کی شرائط کا حسب ذیل بیان کیا۔

مغربی محاذ پر کی شرائط

فرو بحر اور ہوا کی تمام لڑائیاں دن کے ۱۱ بجے سے بند ہوں۔ تمام ممالک جن پر یورش کیگئی ہے یعنی بلجیم۔ فرانس۔ السس لورین (دریائے جیرز) اور لکسمبرگ فوراً خالی کر دیے جائیں۔ اس کی میعاد ۱۴ یوم کی ہوگی۔ اس میعاد کے بعد جو جرمن فوجیں خالی کئے ہوئے رقبات میں رہ جائینگی وہ جنگی قیدی متصور ہونگے۔ تمام خالی کئے ہوئے علاقوں پر اتحادیوں اور امریکنوں کا قبضہ ہوگا۔

ان ممالک کے تمام باشندگان جو جلا وطن کئے گئے ہیں۔ جن میں یرغمال اور وہ قیدی بھی مشتمل ہیں۔ جن پر کوئی مقدمہ چلا ہو یا جن پر سزا کا فتویٰ لگ گیا ہو وہ سب التوائے جنگ کے شروع ہوتے ہی اپنے وطنوں کو واپس بھیجدیے اور وہاں پہنچا دیے جائیں۔ یہ کام ۱۴ یوم کے اندر اندر ہونا چاہیے۔

پانچ ہزار توپیں جن میں ۲۵۰۰ بھاری اور ۲۵۰۰ ہلکی توپیں ہوں۔ ۳۰ ہزار کلہ دار توپیں اچھی حالت میں اتحادیوں کے حوالہ کردیجائیں۔ نیز دو ہزار ہوائی جہاز اور ۳ ہزار وہ کلیں جن سے سیال آتش فشانی کی جاتی ہے۔

دریائے رائن کے بائیں کنارہ کے ممالک میں سے جرمن فوجیں نکالی جائیں (دیکھیے) ان ممالک کا اتحادیوں اور امریکہ کی امن فوجوں کے زیر حکومت جو اس وقت ان ممالک میں داخل ہونگی وہ اپنے مقامی حکام کے ذریعہ سے انتظام کیا جائیگا۔ ان ممالک کا دخل اتحادیوں اور امریکہ کی حفاظتی فوجیں کرینگی جو مینز کوبلنز اور کولون پر دریائے رائن کے بڑے بڑے گذرگاہوں پر قبضہ کرینگی اس کے ساتھ ایک ایل اور دریائے رائن دائیں کنارہ پر ۳۰ کیلو میٹر کے چوڑے مقامات شامل ہیں۔ خالی کردہ ممالک میں کسی قسم کی بربادی نہ کی جائے۔ اور ہر قسم کی فوجی تیاریاں بلا کسی قسم کے نقصان کے اتحادیوں کے حوالہ کر دیے جائیں۔ صنعتی کارخانوں میں کسی طرح کی ترمیم و تنسیخ نہ کیجائے۔ ۵ ہزار انجن ۱۵۰ ہزار ریلوے کی گاڑیاں اور ۵ ہزار موٹر لاریاں مقررہ مدت کے اندر دیدیجائیں۔ جرمن گورنمنٹ اس امر کا ذمہ دار ہوگا کہ مقام سرنگوں اور ہلاکت کے دیگر طریقوں کو منکشف کر دے جو اس وقت تک عمل میں لائے گئے ہوں۔ مثلاً کنوؤں میں زہر ڈالنا وغیرہ۔ اتحادیوں اور امریکن اسیران جنگ کو فوراً وطن میں واپس بھیجدیا جائیگا اور جرمن اسیران جنگ کو واپس کرنے کا فیصلہ صلح کی کانفرنس میں ہوگا۔

مشرقی محاذ پر کی شرائط

مشرقی محاذ پر روس رومانیہ اور ٹرکی کی حدود پر سے جرمن فوجیں ہٹالی جائیں جیسا کہ

قبل از جنگ تھا۔ جرمن فوجیں روس اور رومانیہ میں جو جو حربی کارروائی ہیں اور جن چیزوں پر قبضہ کیا جا رہا ہے۔ اُن سب سے فوراً باز آجاویں بریسٹ لٹووسک۔ بخارسٹ اور ضمنی عہدنامجات صلح منسوخ کر دئیے جائیں۔ تمام خالی کردہ رقبہ جات پر اتحادیوں کا پورا پورا اختیار ہو۔ تاکہ وہ باشندگان کے لئے سامان بخوبی لے جا سکیں اور امن قائم رکھ سکیں۔

محکمہ جہازرانی کی شرائط

مخاصمتیں موقوف ہو جائیں۔ دشمن کے جہازوں کی پوزیشن کا اعلان اور جو بحری سرنگیں موجود ہوں وہ سب حوالہ کر دیجائیں۔ ذیل کے جرمن خدماتی جہاز جن کی تعیین اتحادی اور امریکہ کرینگے وہ سب غیر جانبدار بندرگاہوں میں یا ان بندرگاہوں میں روک لئے جائیں جنکی تعیین اتحادی کرینگے یعنی چھ جنگی کروزر۔ دس جنگی جہاز ۸ ہلکے کروزر ۵۰ جدید ترین ایجاد کی ہلاک کرنے والی کشتیاں تمام دیگر خدماتی بحری کشتیاں وغیرہ جو جرمن بندرگاہوں میں ہیں پورے طور پر بے ہتھیار کر دی جائیں۔ اور وہ سب اتحادیوں اور امریکہ کی زیر نگرانی کر دیجائیں ایک ضمنی اعلان پر ایڈمیرل ویمس نے جو مارشل فاش کے چیف سٹاف میں سے ایک افسر ہے دستخط کئے کہ جو جہاز بیڑے کی اصلی حالت کیوجہ سے حوالہ نہ کئے جا سکیں۔ تو اتحادیوں کا حق ہوگا کہ وہ ہیلیگولینڈ پر قبضہ کریں تاکہ وہ شرائط صلح منوا سکیں۔ اور جرمن ایلچیوں نے اس کاغذ پر دستخط کر دئیے جس میں وہ جرمن چانسلر سے سفارش کرینگے کہ وہ اس شرط کو قبول کرے۔ اتحادی بحری فوجوں کو بحر بالٹک میں آنے جانے کی آزادی ہوگی۔ اس شرط کو زیر عمل لانے کے لئے اتحادیوں اور امریکہ کو تمام جرمن بندرگاہوں۔ توپ خانوں اور مدافعت کی تمام عمارتوں پر کیٹیگیٹ اور بالٹک کے رستوں میں ہیں قبضہ کر لینے اور بحری سرنگوں کو نکالنے کا اختیار دیا جائے۔ تمام جرمن تجارتی جہازوں پر قبضہ کر لیا جائیگا جرمنی بحر اسود کے تمام بندرگاہ خالی کر دے۔ جو روسی جنگی جہاز جرمن کے قبضہ میں ہیں وہ سب اتحادیوں کے حوالہ کر دئیے جائیں۔ تمام غیر جانبدار سلطنتوں کے تجارتی جہاز چھوڑ دئیے جائیں۔ تمام اتحادی تجارتی جہاز بلا کسی قسم کی معاوضہ طلبی کے بحال کر دئیے جائیں۔ جہازوں کی بحالی سے پہلے جہازوں کو قطعاً برباد نہ کیا جائے۔ اور جرمنی اُن تمام غیر جانبدار ملکوں خصوصاً ناروے سویڈن۔ ڈنمارک اور ہالینڈ کو اطلاع دیدے کہ اتحادیوں کے ساتھ مقیدہ تمام تجارتی تحدیدیاں جو جرمن نے اُن پر لگائی تھیں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ جرمن کا کوئی تجارتی جہاز خواہ وہ کسی قسم کا ہو غیر جانبدار سلطنت میں منتقل نہ کیا جائے۔ التوائے جنگ ۳۶ دن تک رہیگا۔ مگر اس میں توسیع بھی ہو سکتی ہے اگر اس عرصہ میں التوائے جنگ کی شرائط کے کسی فقرہ کی تعمیل نہ ہوگی تو ۴۸ گھنٹوں کا نوٹس دیئے جانے کے بعد اسے برطرف کر دیا جائے گا۔

لودیانہ کے گرجا گھر میں فتح کی عبادت

مورخہ ۱۳ ماہ رواں بدھ کی شام کو لودیانہ کے پریسبیٹرین گرجا گھر میں مطابق ماقبل کے ایک نوٹس کے اور پروگرام کے برطانیہ عظمیٰ اور اس کے اتحادیوں کی فتح عظیم کے متعلق شکرگذاری اور خوشی کی عبادت ہوئی۔ جس کے لیڈر (پادری یا امام) جناب پادری ای۔ ایم ویری صاحب ایم۔ اے ڈی ڈی تھے۔ دعائیں گائی گئیں جن میں اس فتح کے لئے خدا کی شکرگزاری اور تعریف کی گئی۔ کہ اس نے اپنی بڑی رحمت سے ہماری سرکار اور اس کے اتحادیوں کو چار سال سے زیادہ کی جنگ شدید کے بعد کامل فتح جرمن اور اس کے اتحادیوں پر عنایت فرمائی۔ ۲۰ واں زبور پڑھا گیا۔ بعدہٗ اس مضمون پر جناب ڈاکٹر صاحب موصوف نے ایک مختصر سا وعظ فرمایا پھر دعا کی گئی۔ اور جب موقع گیت گائے گئے بعد کو پہلے مسٹر سردار خاں صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر سی بی بی سکول نے ایک مختصر سی تقریر کی۔ جس میں انہوں نے بتایا کہ پنجابی مسیحیوں کی فوج میں اس وقت دو ہزار سے زیادہ سپاہی بھرتی ہیں۔ جو ہر طرح سے قابل ہیں۔ ان کے افسران انکی بڑی توصیف کرتے اور بڑی بڑی امیدیں ظاہر کرتے ہیں۔ ایک ہزار کے قریب بر قتارہ میں گئے ہوئے ہیں۔ ایک ہزار سے زیادہ حیدرآباد سندھ میں مقیم ہیں۔ کئی سو گوجرانوالہ میں مقیم ہیں تمام کمیشن افسروں میں سے ۱۲ افسر لودیانہ کے ہیں جن میں سے ۱۲ سی بی بی سکول کے پرانے طلباء میں سے اور ایک لودیانہ کے مشن احاطہ میں سے ہے۔ اس کے بعد پادری ڈلاک صاحب پرنسپل مدرسہ مذکورہ اور مشن ہائی سکول نے تقریر کی۔ پھر اس خاکسار کو کچھ بولنے کا شرف حاصل ہوا۔ جس نے مختصر طور پر بتایا کہ خدا نے کیوں ہمارے شہنشاہ اور اس کے اتحادیوں کو یہ فتح عطا فرمائی۔ اس لئے کہ وہ حق پر ہیں۔ آزادی اور انصاف کے لئے لڑتے رہے۔ چھوٹوں کی حمایت میں انہوں نے ہتھیار اٹھائے تھے۔ خدا کے حضور عاجز و فروتن رہے۔ صبر اور استقلال اور خدا پر (دیکھئے صفحہ ۲ کالم تیسرا)



عہد جدید کے متن کی صداقت۔

ایک صدی سے زیادہ کا عرصہ گذرتا ہے۔ کہ عہد جدید کے متن کی صحت اور قدامت پر علماء یورپ اور امریکہ نے بڑے بڑے اعتراضات کئے اور اُس کے غیر مستند اور قدیم ہونے کو باطل ٹھہرایا۔ اُنہیں کی پیروی اور خوشہ چینی ہندوستان نے بھی کی اور مسیحیت پر بڑے زور شور سے حملے کئے گئے۔ مگر جدید تحقیقات نے اُن تمام اعتراضوں کا قرار واقعی قلع قمع کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض لوگ جو کچھ نئے عہد نامہ کی بابت یقین کرتے ہیں اُس کا بہت بڑا حصہ غلط اور بے بنیاد ثابت ہو چکا ہے۔ اور غلط ثابت ہوتا جاتا ہے۔ سائنس اور تحقیقات جدید کے ہر پہلو سے نئے عہد نامہ کے متن اور دیگر امور قائم اور حل ہو چکے ہیں۔ چنانچہ امریکہ کا ایک عالم ڈاکٹر کیمڈن۔ الیف۔ کوبرن اپنی ایک تازہ تصنیف "دی نیو ٹسٹمنٹ اِن اٹس سٹنگ" میں اس مسئلہ پر خوب بحث کرتے ہوئے اور انجیلی متن کی صحت اور قدامت کے بارے میں آرکیالوجی یعنی علم آثار قدیمہ کی شہادت پر ایک دقیق غور کرتے ہوئے اس نتیجہ پر پہنچا ہے۔ کہ "مکمل اور پورے طریق سے جس کے ذریعہ سے ایک صدی کے اصول اور بنیادی قیاسات غلط ثابت ہو چکے ہیں" اس پر گہرا اثر کیا ہے۔ اُس کا بیان ہے کہ نئے عہد نامہ کا متن کسی دوسری قدیم کتاب کے متن کی بہ نسبت زیادہ یقین کے ساتھ اب قائم ہو چکا ہے۔ متن کی قدامت کے بے شمار اور پُرزور شہادت کے خلاف ایک بھی دریافت پائی نہیں جاتی۔ جبکہ متن کے عموماً خالص اور [illegible] ہونے کا مسئلہ ایسی بے شمار شہادتوں سے ایسے طور پر قائم ہو گیا ہے۔ جیسے کہ کسی ادب قدیم [illegible] کی کتاب کے متن کے خالص اور بے لوث ہونے کا مسئلہ قائم نہیں ہوا۔ امریکہ کا اخبار "کانٹیننٹ" لکھتا ہے کہ یال یونیورسٹی کا پروفیسر پی۔ ڈی۔ بسی باڈ۔ یال ریویو میں اس نتیجہ کی تصدیق کرتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے کہ جس عالمانہ تحقیقات کے طریق سے ڈاکٹر کوبرن اس نتیجہ تک پہنچا ہے۔ وہ برباد کرنیوالی تنقید کے پُرانے طریق کی بہ نسبت زیادہ محفوظ اور بہتر اُمید ہے۔

ایک قابل ڈاکٹر کی قابل قدر خدمات۔

مسٹر بی۔ بشیر الدین شہباز خاں پرواز بھلوال سے خبر دیتے ہیں کہ تحصیل بھلوال کا قابل ڈاکٹر اپنے فن میں اعلیٰ قابلیت اور کامل دسترس رکھنے کی وجہ سے شہرۂ آفاق ہے۔ پنجاب کا بچہ بچہ اُن کے نام کا پجاری ہے۔ آج ہم اپنے ناظرین کرام سے آپ کا تعارف کراتے ہیں۔ ہمارے محترم اور معزز ڈاکٹر کا اسم گرامی [illegible] لعل ہے وہ گیارہ برس سے اسی جگہ قیام رکھتے ہیں۔ مرض چشم میں ماشاءاللہ خاص ماہر ہیں۔ اپنی خداداد لیاقت کی وجہ سے اور صفات حسنہ کے سبب سے ہر جگہ ہر دلعزیز ہیں۔ اور ہم بلا مبالغہ کہتے ہیں کہ آپ کے احسن سلوک سے مریض کا آدھا مرض غائب ہو جاتا ہے۔ آجکل جبکہ انفلوئنزا کا از حد زور ہے۔ اور کوئی گوشہ اس کے دست تطاول سے خالی نہیں ہے۔ لہٰذا گردو کے علاقہ کو بھی اس ظالم وبا سے نجات نہیں ملی۔ اور خصوصیت سے تحصیل بھلوال میں تو اس بخار کا از حد زور ہے۔ ہر روز کتنی ہی فانی ہستیاں لقمۂ اجل ہو جاتی ہیں۔ اس وقت اس خدا پرست ڈاکٹر نے قصد کر لیا ہے کہ وہ ہر طریقہ اور پہلو سے پبلک کی سیوا (خدمت) میں مشغول ہو جائے۔ آپ نے فوراً بلا فیس مریضوں کو دیکھنا شروع کر دیا۔ [illegible] جا کر غریبوں کو دوائی دیتے اور اُن کی خبر لیتے ہیں۔ آجکل ڈاکٹر صاحب کی مصروفیت کا کیا کہنا۔ سر کھجلانے کی فرصت نہیں ملتی۔ آپ کے اوصاف قابل تقلید ہیں۔ ہم بھی ڈاکٹر صاحب کو اُن کی اس قابل قدر خدمات کے صلہ میں مبارکباد دیتے ہیں۔ اور ہماری دعا ہے کہ پرمیشور اُن کو طاقت عنایت کرے اور وہ اپنے کام سے کبھی نہ تھکیں۔

اہل درد رو دینگے اٹھ اٹھ آنسو

مسٹر بی۔ بشیر الدین شہباز خاں پرواز تحصیل بھلوال سے رقمطراز ہیں کہ مسیحی کلیسیا کے قابل خادم پادری گنڈا مل صاحب کے لائق صاحبزادہ پادری جمیس گنڈا مل افسوس ہے کہ میسوپوٹامیہ میں اپنی خدمات ادا کرتے ہوئے بعارضہ نمونیہ ابدی آرام میں داخل ہو گئے۔ آپ کی وفات عین زمانہ شباب میں واقعہ ہوئی۔ لیکن۔ مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ بزم فانی کے ہزاروں عبرت انگیز سین یہ آنکھیں روزمرہ دیکھتی ہی رہتی ہیں۔ ہزاروں وجود دنیا کے تماشے دیکھنے کو آتے رہتے ہیں۔ اور لاکھوں ہستیاں یہاں سے ملک عدم کی سیر کو برابر۔ رواں رہتی ہیں۔ چل چلاؤ برابر لگ رہا ہے۔ ایک آتا ہے ایک جاتا ہے۔ ہماری نظروں کے سامنے یہ فانی سینریز (نظارے) برابر دکھائی دیتے۔ اور ہمیں عبرت آمیز سبق دیتے رہتے ہیں۔ جدا ہو گئے ہوئے عزیزوں کا صدمہ کس کو نہ ہوگا۔ مگر مسیح میں ہم کو امید ہے۔ ہم کو یقین ہے۔ کہ ہم پھر ایک دوسرے سے آسمان پر ملیں گے۔ جہاں کی خوشی اور مسرت لازوال ہو۔ بے اندازہ ہمیں پادری صاحب مرحوم کے خویش و اقارب سے دلی ہمدردی ہے۔ اور ہماری دعا ہے کہ وہ جو کامل تسلی کا سرچشمہ ہے وہ اُن کے عزیزوں کو تسلی اور اطمینان عنایت کرے۔

[illegible] علی گُل آن رچاس و غمخوار ہو مرضی الاہو اکیلا تو ہی اُسکا یار

فتح فتح فتح

آخر حق کی فتح

ناظرین پیارے ناظرین یا خدا کا شکر ہے کہ دُنیا کو اس خونریز جنگ وجدل اور ہیبتناک لڑائی سے جو تکلیفات اور مصائب پہنچ رہے تھے۔ اور جس بے قراری اور خوف وہراس میں دُنیا اپنی زندگی کے دن پورے کر رہی تھی۔ وہ سب ہماری مہربان سرکار برطانیہ عظمیٰ اور اُن کے اتحادیوں کی پُر استقلال اور جانکاہ کوششوں سے آج ختم ہوئیں۔ جس راستی اور انصاف آزادگی اور حق آرام اور خوشی کا موذی اور بے رحم جرمن کی تلوار چار سال سے زیادہ کے عرصہ میں ستیاناس کر رہی تھی۔ اُن کو آج ہماری امن پسند اور رحمدل۔ حق کی حامی۔ آزادی پسند گورنمنٹ نے خدا کے فضل سے از سر نو بحال کر دیا ہے۔ اس پر جس قدر خدا کا شکر کیا جائے تھوڑا ہے۔ اور جس قدر خوشیاں منائی جائیں وہ کم ہیں۔ اور جس قدر دلی مسرت اور قلبی اطمینان اور سچے جوش سے اپنی سرکار دولتمدار کی تعریف کیجائے اور تحسین وآفرین کے نعرے بلند کئے جائیں اور اظہار مسرت کے وسائل استعمال کئے جائیں وہ سب بجا اور ضروری ہیں۔

معزز ناظرین! بیدرد جرمن جن باتوں سے اہل یورپ وایشیا کو مشرق اور مغرب کے تمام سمندر پار کے باشندوں کو دھمکا رہا تھا اُن کا آج قلع قمع ہو گیا ہے۔ لیکن وہ دھمکیاں کیا تھیں۔ آپ سے ہم سب کم وبیش واقف ہیں۔ جب ۱۹۱۴ء میں جنگ کی آگ بھڑک اُٹھی تھی تو اس وقت برطانیہ عظمیٰ اور اُس کے تمام قلمرو میں ایسے بہت کم آدمی تھے۔ جو اس جنگ کی نوعیت اور حقیقت سے واقف تھے۔ مگر جوں جوں جنگ کا تجربہ ہوتا گیا۔ اُس پر سے تاریکی کا پردہ بھی ہٹتا گیا۔ اور حقیقت سب کو معلوم ہو گئی جس بنا پر جرمن کی طاقت قائم تھی جس مدعا کو پورا کرنے کے لئے وہ طاقت کام کر رہی تھی اور وہ طریقے جن کے مطابق یہ جنگ ہو رہا تھا وہ سب دنیا پر ظاہر ہو گئے۔ اور اب اُن کی بابت کسی قسم کا شک وشبہ باقی نہیں رہا۔ جرمن طاقت کی بنیاد اس امر پر تھی کہ دُنیا میں جرمن ہی اکیلا سلطنت اور حکمرانی کرے۔ اُس کی طاقت بے حد ہو۔ قیصر جرمن نے ایک مرتبہ اپنی تقریر میں کہا تھا کہ ہم ہوہنزولرس اپنی بابت خیال کرتے تھے کہ خدا نے ہم کو اس قوم پر حکمرانی کرنے اور اُس کی رہنمائی کرنے کے لئے مقرر کیا ہے جو ہمیں سپرد کی گئی ہے۔ تاکہ ہم اُن کی بہتری اور اُن کی قومی اور دماغی فوائد کے لئے اُن پر حکومت کریں۔ جو میری مدد کرنے کو تیار ہیں خواہ وہ کوئی کیوں نہ ہوں میں اُن کو دل سے مبارک کہتا ہوں۔ اور جو اس کام میں میری مخالفت کرتے ہیں میں اُن کو کچل ڈالوں گا۔ ایک کتاب میں جو جرمنی زبان میں شائع ہوئی ہے اور جس کی تطیر قبل ازیں جرمنی میں نہ تھی۔ اس خیال کا پورا بیان ان الفاظ میں کیا گیا ہے جو اس مطلق العنان حکومت کی تہ میں موجود تھا چنانچہ اس کتاب میں مرقوم ہے کہ جو جنگ پوری طاقت اور تندی کے ساتھ کیا جائے وہ نہ صرف شامل جنگ دشمن کی سلطنت اور اُس حیثیت کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ لازم ہے کہ وہ اُن کے تمام دماغی اور مادی ماخذات کو بھی اُسی طرح برباد کر دینے کی تلاش میں رہے۔ اور وہ اگر ضرور برباد کر دے گا۔ ہمدردی وانسانیت کے دعاوی مثلاً لوگوں کی اور ان کی مال کی حفاظت کا صرف اُسی حد تک خیال کیا جا سکتا ہے جہاں تک کہ جنگ کی نوعیت اور مدعا اجازت دیں؟۔ جن اصولوں کا یہاں بیان ہوا ہے اُن کی تصدیق بلجیم اور فرانس اور دیگر ممالک کرتے ہیں جنکو اُس نے برباد کیا ہے۔ جن کا ذکر اس مختصر میں نہیں ہو سکتا۔ اور جن سے ہمارے ناظرین کم وبیش واقف ہیں الغرض ۱۱ نومبر کا وہ دن بڑے انتظار کے بعد آ گیا۔ جبکہ ۵ بجے شام کے التوائے جنگ پر دستخط ہو گئے۔ اور ۱۱ نومبر کے دن کے گیارہ بجے تمام محاذوں پر جنگ بند ہوا اور اس طرح آخر کار حق کا بیڑا پار اور ظلم وستم کا بیڑا غرق ہو گیا جس کے لئے ہم اپنے شہنشاہ وویسرائے ہند پنجاب کے لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر اور سلطنت کے تمام اتحادیوں کو اور ہندوستان کو مبارکباد دیتے ہیں۔

عرض حال

ناظرین با تمکین پر روشن رہے کہ بندہ ایڈیٹر چونکہ ۱۱ اکتوبر کے پرچہ کے بعد جنگی بخار کے عارضہ میں مبتلا ہو گیا تھا۔ اس لئے ۸ نومبر تک کے پرچے دیگر معزز صاحبان کی کوشش اور محنت سے شائع ہوتے رہے۔ اب چونکہ خدا کے فضل سے آپکا خادم تندرست ہے۔ اس پرچہ سے آپکی خدمت پھر از سر نو شروع کیجاتی ہے ہم اکتوبر سے جو ابراہیم کی سوانحعمری نالود کے بیان کے مطابق لکھنا شروع کیا تھا اُس کے صرف دو نمبر نکلنے کی بھی یہی وجہ تھی۔ توقع ہے کہ ہمارے ناظرین اس قطع سلسلہ کے بارہ کو معذور فرماوینگے۔ وہی سلسلہ اب پھر جاری کیا جاتا ہے جو فوائد اس مضمون سے ناظرین کو پہونچنے کی توقع ہے اُسکا فیصلہ آپ خود کر سکتے ہیں۔



ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے

اسمائے بزرگان

ناظرین نورافشاں کی خدمت میں یہ عرض ہے۔ کہ انجیل کے نئے ترجمے میں اسمائے بزرگان صحیح نہیں لکھے گئے ہیں۔ اسمائے صحیح وہ ہیں جو عبرانی اور یونانی بائبل مقدس میں آتے ہیں۔ مثلاً۔ ابراہام אברהם یونانی Αβρααμ ۔ דוד داؤد یونانی Δαβιδ وغیرہ یہ اصل زبان میں ایسے ہی ہیں۔ اگر نئے ترجمے میں صحیح نام لکھے جاتے تو بہت بہتر ہوتا۔ یعنے ابراہام۔ داوید۔ شلومو۔ موشے وغیرہ۔ یہ ابراہیم۔ داؤد۔ موسےٰ وغیرہ اصل زبان میں نہیں ہیں۔ یہ بگڑا ہوا نام ہے۔ تو ہم بگڑے ہوئے نام کا رواج کیوں ڈالیں۔ اور صحیح نام کا استعمال کیوں نہ کریں؟ اس بات کی تفتیش پر بعض پادری صاحبان نے یہ جواب دیا کہ عربی زبان میں ایسا ہی یعنے ابراہیم سلیمان وغیرہ آتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کو عربی زبان سے کیا کام ہے ہم کو تو اصل عبرانی اور یونانی زبان سے جو کلام مقدس کی زبان ہے اسی سے واسطہ ہے۔ پھر اکثر صاحبان نے یہ جواب دیا۔ کہ چونکہ ان کا استعمال عرصہ دراز سے ہوتا آیا ہے اور سب لوگ یہی نام جان گئے ہیں۔ اور ان کا رواج ہوگیا ہے۔ جواب اس کا یہ ہے کہ غلط باتوں کا رواج ڈالنا عقلمندی سے بعید اور نامناسب ہے۔ لیکن اگر ہم صحیح ناموں کا استعمال کریں تو دس بیس برسوں میں صحیح ناموں کا بھی ٹھیک رواج ہو جائیگا جو مناسب اور درست ہے۔ بہرحال ہم کو بائبل ہی کے مطابق اصل ناموں کا استعمال کرنا لازم ہے۔ سو خادمان دین اور مصنفان و مترجمان کی خدمت میں یہ التماس ہے کہ آپ اپنے نوشت و خواند میں صحیح ناموں کا استعمال کریں تو ملک میں صحیح ناموں کا رواج ہو جائے گا۔ امید ہے کہ دیگر صاحبان دریاب اپنی رائے ظاہر فرماوینگے۔

راقم۔ الفرڈ۔ حیدرآباد سندھ۔

جب ہند کے مسیحی عالم انجیل کا ترجمہ اصل یونانی اور عبرانی زبان سے کرینگے تو یہ سب اصلاحات حسب خاطر کروالیں گے۔ ایڈیٹر

ایک قرآن شریف کے حافظ کا مسیحی ہونا

شکر خداوند کریم تعالےٰ جل شانہٗ کا کہ وہ اپنی بادشاہت کے پھیلانے میں اپنی پروردگاری کے ذریعہ سے طرح طرح کے وسیلے نکالتا ہے اور ناامیدی میں امید بپستہ ہمتی میں ہمت۔ بزدلی میں دلیری۔ مخالفت میں صبر اور برداشت۔ رنج و افسوس میں خوشی اور بےچینی میں اطمینان بخشتا ہے۔ ناظرین پر روشن ہو کہ کچھ عرصہ ہوا کہ بنارس میں ایک محلہ سے ایک مسلمان خاندان عیسائی ہوا۔ جس کی وجہ سے دیگر مسلمان باشندگان محلہ سخت ناراض ہوئے اور شخص مذکور کو طرح طرح کی تکلیفیں اور ایذائیں پہنچانے لگے۔ یہاں تک کہ کنوؤں سے پانی بھرنا بھی دشوار ہوگیا۔ اس کے بعد مکان کو گروانے کی کوشش میں دیگر مکان کی نالیاں اس کے مکان کی طرف کردیں تاکہ مکان بارش میں منہدم ہو جائے۔ پر شکر خدا کا کہ ابھی تک ان کی تمام کوششیں ناکامیاب اور باطل ٹھہریں۔ باوجود تمام مخالفتوں اور ایذا رسانیوں کے بار اکرام جاری رہا اور خدا کے فضل سے تاریخ ۳ نومبر کو ایک قرآن شریف کے حافظ مسمی عبداللہ کو بپتسمہ کے ذریعہ مسیحی کلیسیا میں شریک کر لیا گیا۔ آپ کے مسیحی ہونے کے وجوہات میں سے دو وجہ خاص ہیں یعنی

اول۔ حافظ صاحب پر بخوبی ثابت ہو گیا کہ صرف مسیحی مذہب ہی عالمگیر مذہب ہو سکتا ہے۔ بجز دنیا میں بہت جگہیں ایسی ہیں کہ وہاں پر اسلام کے دینی دستور العمل کا کلی طور پر عمل درآمد نہیں ہو سکتا ہے۔ مثلاً جزیرہ لالینڈ جہاں پر عرصہ تک رات ہی رہتی ہے اور جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو عرصہ تک غروب نہیں ہوتا ہے۔ تو وہاں پر ہمارے برادر مسلمان کس طرح روزہ اور نماز ادا کر سکتے ہیں اور چونکہ اسلام میں وہ دستورات فرض ہیں اور ایسے مقامات میں وہ ضرور ہی قضا ہونگے۔ تو نجات کی تعلیم کہ وہ اعمال ہی سے ملیگی وہاں کے باشندگان کے لئے بےبنیاد ہے۔ لہٰذا اسلام مذہب محدود ٹھہرتا ہے۔

دوم۔ آپ نے قرآن میں صاف طور پر دیکھا ہے۔ کہ انسان کے لئے انجیل ہی ہدایت اور روشنی ہے۔ آپ نے بوقت بپتسمہ عربی زبان میں آیت مذکورہ پڑھ کے معنی اور مطلب بھی بیان کیا۔ اور جماعت کے سامنے اقرار کیا کہ آئندہ زندگی بھر مسیح کا وفادار شاگرد بنا رہونگا۔ ناظرین سے دست بستہ منت ہے کہ آپ لوگ اپنی اپنی دعاؤں میں بھائی کے لئے دعا کیجئے کہ وہ [illegible] اور [illegible] کو انجیل کی خوشخبری سنانے میں دلیر بنے اور کہ جو لوگ انکو ایذا پہنچانے پر آمادہ ہیں وہ اپنی بےجا حرکتوں سے باز آویں۔ راقم پادری [illegible]

بھارتی باباجی

والسلام۔ آپ کا خادم کاتب نورافشاں [illegible] کئی ہفتہ بیمار رہا۔ اب خدا کے فضل سے صحت ہے۔ امید ہے کہ

خادم آپ جیسے بزرگوں کے خیال سے فراموش نہ ہوا ہوگا عضور ہے کہ آپ کی مہربان توجہ کی شعاعیں خادم کے تاریک خیالات کو منور کرنے کے علاوہ پڑتی رہیں گی +

خادم :- عبد الغنی کاتب شیخ پورہ اسٹریٹ توویانہ

وبائی نزلہ

جو وبا آجکل ہندوستان کے کونے کونے میں پھیلی ہوئی ہے۔ اُسے وبائی نزلہ کہتے ہیں۔ اِس مرض میں ہندوستان ہی نہیں بلکہ دنیا بھر مبتلا ہے آج سے تیس سال پیشتر بھی یہی وبا نمودار ہوئی تھی۔ اور آہستہ آہستہ بالکل رفع ہو گئی تھی۔ مندرجہ ذیل ہدایات اُس وقت بہت کارآمد ثابت ہوئی تھیں۔ اس لئے اب بھی ان پر کاربند ہونا مفید ہوگا۔

۱۔ حفظ ماتقدم۔

کھلی ہوا میں رہو اور مریضوں سے پرہیز کرو سوتے وقت کھڑکیاں کھلی رکھو۔

بھیڑ میں شامل ہونے سے احتراز کرو۔

اعتدال اور تندرستی کے تمام اصولوں پر کاربند ہو۔

۲۔ بیماری کی علامات۔

یہ بیماری درد سر اور بخار سے شروع ہوتی ہے کمر جسم کی ہڈیوں اور تمام اعضا میں درد ہوتا ہے آنکھوں اور ناک سے پانی بہتا ہے۔ گلے میں درد رہتا ہے اور اکثر کھانسی بھی اُٹھتی ہے۔

۳۔ علاج۔

مریض کو بحالت بیماری بستر میں گرم رہنا چاہیے خوراک سوائے دودھ اور شوربے کے اور کچھ نہ دینا چاہیے۔

بخار کی وجہ سے خوراک میں کمی نہیں کرنی چاہیے۔ گلے ہوئے چاول دینا چاہیے۔ اس مرض میں نہیں بلکہ بعض میں اسہال کی شکایت نہ ہو۔ بحالت بخار سرد پانی سے غسل کرنا خطرناک ہے۔

اس مرض کا معمولی حملہ خطرناک نہیں ہوتا خطرہ اُس وقت ہوتا ہے۔ جب بیماری پیچیدہ ہو جائے اگر مندرجہ بالا ہدایات پر عمل کیا جائے تو بیماری کے پیچیدہ ہونے کا امکان نہیں ہوتا۔

خاص خطرہ اُس وقت ہے جب نمونیا ہو جائے سانس کا جلدی جلدی آنا سینے میں درد ہونا۔ مسلسل کھانسی کا اُٹھنا۔ خون میں تھوک کی آمیزش ہونا اس کی علامات ہیں۔

اس حالت میں مریض کو احتیاط سے بستر میں رکھنا چاہیے۔

ڈاکٹری امداد کی ہر حالت میں ضرورت ہے۔

آسرا پور

ناظرین نور افشاں کو معلوم ہوگا اور شاید کئی صاحبان نے دیکھا بھی ہوگا کہ اس جگہ پر چرچ مشن کا کام ہے اور اس جگہ کی منتظم جناب مس بوس صاحبہ ہیں اور ۳۰ اکتوبر ۱۹۱۸ء کو میں آسرا پور میں ایک صاحب کا لکھا ہوا جن کا نام مسٹر ایس صاحب ہیں گیا تھا۔ اس لئے کہ ہمارے گاؤں واہگہ جو کہ ایک اے پی مشن کا اسٹیشن ہے میں بیٹھے تاکہ جناب مس صاحبہ سے کچھ دوائی واسطے بیماروں کے لاؤں۔ بیٹھے میں ادھر اُدھر دیکھتا تھا کہ کوئی آدمی مل جائے تاکہ میری ملاقات جناب مہنگو اور مس بوس صاحبہ سے کرا دیوے۔ میں کوٹھی کے آگے کھڑا رہا تھوڑی دیر گزری کہ ایک بھو منڈ سے باہر آیا اور میں نے چٹھی اُس آدمی کے ہاتھ اندر بھیج دی۔ اور اندر سے حکم دیا گیا کہ دوسری طرف آؤ۔ جب دوسری طرف میں گیا۔ تو جناب بزرگ مس صاحبہ باہر تشریف لائیں میں بھی ادب آداب بجالانے کی تیاریاں ہی کر رہا تھا کہ مس صاحبہ نے سلام کر دیا۔ اس بات کے دیکھتے ہی مجھ پر بڑا بھاری اثر ہوا پھر مس صاحبہ جی نے مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ میں ایک چھوٹے سے بنچ پر بیٹھ گیا۔ اور جناب مس صاحبہ ایک کرسی پر بیٹھ گئیں۔ پھر بیماریوں کی بابت گفتگو شروع ہوئی۔ اور جناب نے حکم دیا کہ بیماروں کو واہگہ سے آسرا پور بھیج دو ہم اُن کی دوائی کرینگے۔ اور اگر کوئی تندرست ہو گیا اور جو اُن کے ساتھ مددگار ہوگا نوکری بھی دینگے اور پھر جناب مس صاحبہ نے دوسری مس صاحبہ کو حکم دیا کہ اِن کو کچھ دوائی بھی واسطے بیماروں کے دیجائے سو بندہ کو حکم ہوا کہ ہسپتال کیطرف چلو تم کو دوائی دی جائے گی۔ جب میں ہسپتال کے دروازہ پر پہونچا تو میں نے اوپر نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ نیچے اوپر دو بورڈ لگے ہوئے تھے۔ اوپر والا چھوٹا تھا جس پر یہ لکھا ہوا تھا۔

زنانہ مشن ہسپتال سنہ ۱۹۱۸ء

جو کہ نیچے لکھا ہوا گول بڑا دائرہ میں بورڈ پر تھا یہ عبارت تھی بیماروں کو اچھا کرو اور اُن کو کہو کہ خدا کی بادشاہت نزدیک آگئی ہے۔ یہ کیسی خبر بیماروں کے واسطے کلام میں سے سنائی جاتی ہے کہ خدا کی بادشاہت نزدیک ہے یعنی اب وہ بادشاہت آنے والی ہے۔ جو کہ ازلی اور ابدی اور لاانتہا اور کبھی ٹوٹنے والی نہیں۔ بلکہ ہمیشہ قائم رہنے والی اور آرام اور چین کی بادشاہت اور ساری تر میں بچانے سلیم رکھنے والی بادشاہت جو کہ مسیح خداوند ہے۔ کیا عمدہ بات ہے۔ اس زنانہ ہسپتال میں مسیحی بچے اور مسیحی بیمار عورتیں تو ہیں اور غیر مسیحیوں کا تو انت نہیں ہے۔ غرضیکہ





بیرونِ مسیح کے نمونہ پر اس جگہ کام کیا جاتا ہے۔ خداوند خود بیماروں کو اچھا کیا کرتا تھا۔ اپنے دستِ قدرت سے اسی ہسپتال میں جناب مس بوس صاحبہ سیکڑوں مرد اور عورتوں کو رہنے کی دوائی اور بیماروں کے کھانے پینے بستر وغیرہ پہنچا کرتی ہیں۔ اور غریبوں کی بڑی مدد امداد کرتی ہیں۔ پھر میں نے ادھر اُدھر دیکھا تو تمام کمپونڈ آسرا اور مکانات سے بھرے پڑے ہیں جناب مس صاحبہ کی کوٹھی بڑی شاندار تھی ہسپتال کی عمارت بڑی عمدہ تھی۔ ایک درمیان میں بچوں کا سکول تھا سکول کے ادھر اُدھر مسیحی پریچر اور ٹیچروں کے مکان تھے۔ اور ایک گرجا بھی بڑا عمدہ بنا ہوا ہے۔ جب اتوار ہوتا ہوگا بڑی اچھی جماعت فراہم ہوتی ہوگی۔ اور احاطہ کے اندر کنواں بھی ہے۔ گرجا اور مس صاحبہ کی کوٹھی کے سامنے کنارے پر ایک باغیچہ بھی ہے جو کہ دیکھنے کے قابل ہے۔ ہر ایک پیڑ سرسبز عمدہ اور اچھا تھا اور جو مکان احاطہ کے اندر تھا کوئی ٹوٹا ہوا نہ تھا۔ جیسے معلوم مکان پہلے لیائے تھے۔ غرض مس صاحبہ کا ہر ایک بندوبست اور انتظام ہر ایک انسان کے نزدیک قابلِ تعریف ہے۔ کوئی وقت تھا کہ ہمارا احاطہ بھی جس وقت جناب بزرگوار مس تھدی صاحبہ تھے واگہہ رونق تھا۔ اور کئی ایک امیر وغریب بھی موجود تھے۔ اور ایک احاطہ خاص بابو لوگوں کے واسطے تھا جناب مس صاحبہ کوٹھی میں رونق افروز تھے اور مکانات وغیرہ سب عمدہ تھے۔ کاش کہ ہمارا کام بھی ایسا ہی عمدہ نمونہ پر ہو۔ آمین۔

راقم۔ بیساکھی مل اپدیشک مناد۔
از واگہہ۔ چرچ لاہور۔

ناظرین نورافشاں! نورافشاں کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش فرمائیں

مؤنی بابا

گذشتہ سے پیوستہ

اس وقت مجھ کو ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ مجھے بھوک کا دیکھکر بفضل باپ گویا جسم اختیار کر کے کپڑے میں روٹی باندھکر اور لوٹے میں پانی لیکر آیا ہے اسی طرح دن گذر رہے ہیں۔

انہیں دنوں میں جیسا پیشتر لکھا گیا ہے ایک موقعہ پر اُن دونوں نے مجھے ناسمجھ خیال کر کے ارادہ کیا تھا کہ مجھ کو کھانا لاکر نہ دیویں۔ دوسرے دن کہا آپ اوپر جائیں۔ کھانے کے وقت اوپر گیا۔ مگر کسی نے مجھ سے بات تک نہ کی۔ میں اُتر آیا اور لیٹ رہا تھوڑی دیر بعد وہ آدمی جو میرا کھانا لاتا تھا۔ آیا اور لیٹ گیا اور کہنے لگا کہ مجھے بخار چڑھا ہے۔ اور کوں کوں کرنے لگا۔ اُس کی کوں کوں سُن کر معلوم ہوتا تھا۔ کہ بہانا کر رہا ہے۔ آخر کیا ہوا کہ وہ جو میری خبر نہیں لیتے تھے (فقط ایک دن میرے کھانے کی بابت پوچھا تھا) اُنہیں میں سے ایک آدمی میرا کھانا دے گیا۔ میں دیکھکر متعجب ہوکر کھانے لگا۔ اور اُس شخص کا بخار بھی ٹھیک اُسی وقت ٹوٹ گیا۔ اس کے دوسرے دن ہی باپ نے ٹھیک وقت سمجھکر کنج لعل کے ذریعے مجھے روپئے بھیج دیئے۔ ٹھیک اُسی وقت دو اور شخص آموجود ہوئے اور میری خدمت میں مشغول ہوئے ایک روز کھانا نہیں آیا تو اُنہوں نے رات کو مجھے کھچڑی پکاکر کھلائی۔ یہاں آکر مذکورہ بالا داسیوں کے ہاں روٹی اور کھچڑی کھاکر اپنی موجودہ سکونت گاہ میں آپہنچا۔ اب باپ نے ذیل کے طریقے پر میرے کھانے کا انتظام کر دیا۔ جس سے میں موٹا تازہ اور طاقتور ہوتا جاتا ہوں۔

پہلے دن۔ بھات دودھ
دوسرے دن۔ چپا اور دودھ۔
تیسرے دن۔ روٹی اور دودھ
چوتھے دن۔ چپا اور دودھ
پانچویں دن۔ ستو اور دودھ
چھٹے دن۔ چپا اور دودھ

اس طرح مہینے میں مجھ کو صرف دس دن پکانا پڑتا ہے۔ آج پھر بخار چڑھ گیا۔ روحانی حالت بُری نہیں۔

میرا بستر پہلے دن ٹوٹے کنوئیں کے پاس آنکے بعد اپنے کوٹ اور چھوٹے آسن پر اپنے جسم کا اوپر کا حصہ رکھکر لیٹ کر ہی کافی آرام ملا۔ بخار چڑھنے کے بعد سے کوٹ اور آسن کو بچھا کر لیٹا کرتا تھا۔ اب کوٹ پہن لیتا ہوں سوتے وقت آسن اور اس پر ایک کپڑا بچھا لیتا ہوں۔ پیر وہ کھسک جاتے ہیں اور حقیقت میں زمین ہی پر لیٹا رہتا ہوں۔ سرہانے ایک پتھر (باقی آئندہ)

جنگی بخار کے ہمراہ گرانی و پریشانی

از قلم میر کریم الدین برق مجیٹھا ضلع امرتسر

گرم ایسا موت کا کچھ ان دنوں بازار ہے
عقل انسانی کو فہم سے بس عار ہے۔
ہر جس کو کس پڑا بستر پہ اب بیمار ہے
شومئی اعمال ہے یا کیفر کردار ہے۔
ہو رہے حیران ہم اس موت کے بازار سے
جا بجا جاری ہوا ہے رونا اور زار سے
مر گیا بھائی کسی کا باپ کا صدمہ کسے۔
کوئی زوجہ ہے بیوہ حال جسکا خوار ہے
کتنے بچے بے پدر آوارہ پھرتے ہیں یہاں
دوست مرتا ہے کسی کا اور رشتہ دار ہے
پونچھ کا م اور تو کی صورت بنی ہے ابھی
سر پہ ہیں گرد ھکا ہوا کا بس اظہار ہے
دودھ کی گھی کی گرانی ہلکہ نیا ہی ستم
نرخ آٹے کا تو گویا موت کی تلوار ہے
کپڑے کی قیمت جس کی رہا سے ہو ہر گھڑی
مرگ نا گاہ ہو رہی اب تو گلے کا ہار ہے۔
کفن ملتا نہیں کپڑا کریں تو کیا کریں۔
فصل بیت پہاس کی اب سخت کمزار ہے۔
کاروبار بند ہوئے عنقا گرانی کے سبب
سچ کہیں تو ڈھونڈتا بیکا ہوا بیکار ہے
فاقہ و تنگی گرانی ہو رہے حد سے زیادہ
ننگے رہنا اور ساہیں پہ بھوک کی بھرمار ہے
عجب قیمت ہے زمانہ کی نہیں منتفق سبب
کیوں نہیں تو ہر تنہ دیوانہ یا ہوشیار ہے؟

کرسچن بوائز لودھیانہ ٹریننگ سکول لودیانہ

قائم شدہ سنہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام

حرفتی کارخانہ یہ بورڈنگ عیسائی بچوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ سے جاری ہے مشن بورڈ نے اعلیٰ تعلیم کو اعلیٰ درجہ کا سکول بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۸ء سے مسٹر ویر پاٹر صاحب کی نیز چاہتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بہتر ہو گیا ہے خرچ خوراک ماہواری فی طالب علم ۳ فیس جماعت ۱۲ فی طالب علم ۳ سکول کی شرح متفرقات قیمت کتب وغیرہ علاوہ ہے جو طالب علم برائے حصول تعلیم گورنمنٹ سکولوں میں داخل ہیں سکول ہذا میں قسم قسم کے فرنیچر مثلاً میز کرسی وغیرہ مناسب قیمت پر فروخت ہوتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا کر کر کر قفل رجسٹر وغیرہ تیار ہوتے ہیں۔ بورڈنگ ان سے سے کم عمر رکھنا منع ہے مال تک۔ مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول جو مسلمانانہ ہے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک عمدہ فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے اس کے متعلق وسیع اور عمدہ بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کیلئے خوشنما وضع حوض عبادت کیلئے گرجا گھر اور جماعتوں کیلئے موزوں اور کافی کمرے ہیں علاوہ یورپین سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیمیافتہ ہیں سکول میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہو گی اطلاع کیجاتی ہے کہ داخل ہونیوالے طلبا ذیل جو محتاج مشتہر کو بھیجیں

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ
ضلع گورداسپور

باغ دل

ایڈیٹر مسٹر کیپ

چندہ سالانہ ۸/ اگر زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جائیں تو ۶/ ہوگا۔

المشتہر ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی لودیانہ

کرسچن بک سٹور لودیانہ

یہاں ہر قسم کی مسیحی علم ادب کی کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو اردو پنجابی زبانوں میں ٹریکٹ سوسائٹی پنجاب ریلجس بک سوسائٹی اینڈ نارتھ سوسائٹی سے شائع ہوتی ہیں فہرست کتب کے لئے درخواست بھیجو۔

منیجر پادری ای ایم ویری صاحب لودیانہ

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے اس میں عیسائی انجمن کی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکولوں کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۸ آنے سے لیکر چار روپیہ تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی منیجر جسوا لوپی سے طلب کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل خبر سے بغیر محصول ڈاک ۸/ ۱۲

ہندوستان و پنجاب سے مع " ۳/

غیر ممالک سے " " ۳/ ۳/

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاوے گی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم یا ۱/۲ صفحہ	۸/ ے	ے	لعہ
چوتھائی کالم	ے	لعہ	عہ
نصف کالم	لعہ	عسہ	صہ
پورا کالم	عہ	صہ	صہ
پورا صفحہ	صہ	صعہ	ماصہ

ہر ایک وقت کے لئے فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

خورشید مضامین اپنی چھپی ہوں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام دائل برادرز چھپا